اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی

ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدمِ واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟ اور یہ کہ اس کی سفارشات تو سرد خانے میں ڈال دی جاتی ہیں اور کبھی کوئی سفارش اس کی قبول نہیں کی گئی نہ ان پر کبھی عمل درآمد ہوا...... یہ بات قطعی طور پر خلافِ واقعہ ہے۔ کونسل کی سفارشات قبول بھی کی گئیں عمل بھی ہوا، یہ الگ بات ہے کہ ہر حکومت کی اپنی ترجیحات رہی ہیں کسی نے اس کی سفارشات کو اولین حیثیت دی اور انہیں نافذ کیا اور کسی نے شکریہ کے ساتھ قبول کر کے انہیں الماری میں سجادیا...... زیرِ نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوینِ قانون کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔ اب یہ اس مسلم عوام کا کام ہے جو اسلام سے محبت رکھتی ہے اور ان قائدین جماعاتِ اسلامیہ کا کام ہے جو اسلام کے لئے درد رکھتے ہیں کہ وہ نفاذ کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کریں۔ جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے دور میں تدوینِ قانون کے حوالہ سے جو کام ہوا اس کی بعض تفصیلات درج ذیل ہیں......

تدوینِ قانون میں اسلامی نظریاتی کونسل کا حصہ

۱۔ مسودہ قانون قتل، قصاص و دیت

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی بناء پر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے دورِ حکومت میں قوانین متعلقہ حدود نافذ ہو چکے ہیں اور سرقہ، راہزنی، قذف، زنا، شراب نوشی وغیرہ جرائم کے لئے شرعی سزائیں قانونی شکل میں متعین کی گئی ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل قتل، قصاص و دیت کے متعلق ۱۰۹ دفعات پر مشتمل ایک مسودہ قانون تیار کر کے بہت پہلے دے چکی ہے۔ اس مسودہ قانون پر کونسل کے علماء کرام اور ماہرین قانون نے تین خواندگیاں مکمل کر کے اس قانون کو وزارت قانون کے تعاون سے آخری شکل دی۔ (مسودہ قانون

☆اعلم ان من اغتنابك فقد الهدى لك حسناته وحط من سيئاتك وجملك مشهور امر هذه نعمة.☆

کا متن آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)

اس قانون کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کے لئے جو انسانی جسم پر اثر انداز ہونے والے بعض جرائم سے تعلق رکھتا ہے کونسل نے ماہرین قانون کے تعاون سے مرتب کیا۔

چونکہ یہ ضروری ہے کہ انسانی جسم پر اثر انداز ہونے والے بعض جرائم سے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ وہ قرآن وسنت میں بیان کردہ اسلامی احکام کے مطابق ہو جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری اقدام کے متقاضی ہیں۔

اس لئے اب فرمان قوانین (تسلسل نفاذ) ۱۹۷۷ء (فرمان سی ایم ایل اے نمبرا مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ پڑھتے ہوئے پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے مطابق اور اس سلسلے میں صدر کو مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا۔

ا۔عنوان،اطلاق اور نفاذ

(ا) اس آرڈیننس کو جرائم خلاف جسم انسانی (نفاذ قصاص ودیت) کا آرڈیننس ۱۹۷۹ء کہا جائے گا۔

(۲) اس کا اطلاق پورے پاکستان، نیز پاکستان کے ہر شہری، خواہ وہ پاکستان سے باہر کسی بھی جگہ ہو اور پاکستان میں رجسٹر شدہ ہر بحری جہاز اور ہوائی جہاز میں سوار ہر شخص پر ہوگا۔خواہ وہ بحری جہاز یا ہوائی جہاز کسی بھی مقام پر ہو۔

(۳) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔تعریفات

اس آرڈیننس میں الا یہ کہ موضوع یا سیاق وسباق میں کوئی امر اس کے منافی ہو۔

(الف) ''اتلاف،، سے مراد یہ ہے اتلاف عضو یا اتلاف صلاحیت عضو۔

(ب) ''ارش،، سے مراد وہ رقم ہے جو ارتکاب ضرب رسانی کی پاداش میں، بطور معاوضہ، مجرم یا اس کی عاقلہ کی جانب سے مضروب یا اس کے ورثاء کو ادا کی جائے۔

(ج) ''بالغ،، سے مراد وہ شخص ہے جو اٹھارہ سال یا بلوغت کی عمر کو پہنچ چکا ہو۔

(د) ''تعزیر،، سے مراد ہے قصاص، دیت، ارش، ضمان یا حد کے علاوہ کوئی اور سزا۔

(ہ) ''دادا،، سے مراد پدری دادا ہے خواہ اس کا تعلق اوپر کی کسی پشت سے ہو۔

(و) ''دیت،،سے مرادوہ رقم ہے جس کی تصریح دفعہ ۲۵ میں کی گئی ہے اور جو مجرم یا اس کی عاقلہ کی جانب سے، ارتکاب قتل کی پاداش میں بطور معاوضہ، مقتول کے ورثاء کو ادا کی جائے۔

(ز) ''ضمان،،سے مراد معاوضے کی وہ رقم ہے جس کا تعین عدالت کرے اور جو ایسی ضرب رسانی کی پاداش میں جوارش کی مستوجب نہ ہو، مجرم کی جانب سے مضروب کو ادا کی جائے۔

(ح) ''غیر معصوم،،سے مراد ہے وہ پاکستانی شہری، کسی غیر مسلم ریاست کا مسلمان شہری یا مستامن جسے پاکستان کی کسی عدالت نے آخری فیصلے میں کسی ایسے جرم کا مرتکب قرار دے دیا ہو جس کی سزا اس قسم کی ضرب پہنچانا ہو جیسی اس نے کسی دوسرے کو پہنچائی تھی۔

(ط) ''غیر معصوم الدم،،سے مراد ایسا شخص ہے جو پاکستان کا شہری ہو یا کسی دوسری ریاست کا مسلمان شہری ہو مستامن ہو لیکن اسے آخری فیصلے میں کسی ایسے جرم کا مرتکب قرار دیا جا چکا ہو جس کی سزا موت ہو سکتی ہے۔

تشریح

ہر ایسا شخص جسے آخری فیصلے میں قتل عمد کا مجرم قرار دیا جا چکا ہو مقتول کے قانونی ورثاء کے لئے غیر معصوم الدم ہوگا۔ لیکن ان کے علاوہ دوسرے تمام لوگوں کے لئے معصوم الدم ہوگا۔

(ی) قتل سے مراد قتل عمد، قتل شبہ العمد، اور قتل خطا ہے۔

(ک) ''قصاص،،سے مراد ہے مجرم کے جسم پر اسی جگہ اسی قسم کی ضرب لگا کر سزا دینا جیسی ضرب اس نے مضروب کے جسم کے اس حصہ پر لگائی تھی۔ یا اگر مجرم نے قتل عمد کا ارتکاب کیا تھا تو ولی یا اولیاء کا حق استعمال کرتے ہوئے مجرم کو بطور سزا اہلاک کرنا۔

(ل) ''مجاز طبی افسر سے مراد وہ طبی افسر ہے جسے صوبائی حکومت نے کسی بھی صورت میں نامزد اور مجاز کیا ہو۔

(م) ''مستامن،،سے مراد کسی غیر مسلم ریاست کا غیر مسلم شہری ہے جو قانون کے مطابق عارضی طور پر پاکستان میں مقیم ہو۔

(ن) ''معصوم،،سے مراد ہر وہ شخص ہے جو''غیر معصوم،،نہ ہو۔

(س) ''معصوم الدم،،سے مراد ہے پاکستان کا شہری، کسی دوسری ریاست کا مسلمان شہری یا مستامن

جو کسی ایسے جرم کا قصوروار نہ ہو جس کی سزا موت ہو سکتی ہو۔

(ع) ''ولی،، یا ''اولیاء،، سے مراد ایسا شخص یا اشخاص ہیں جو قصاص کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

اور دیگر تمام اصطلاحات اور عبارات، جن کی تعریفات اس آرڈیننس میں بیان نہیں کی گئیں، ان کے وہی معنی مراد لئے جائیں گے جو مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ (ایکٹ نمبر ۱۸۹۸۵) میں مراد لئے گئے ہیں۔

۳۔ یہ آرڈیننس دیگر تمام قوانین پر غالب ہوگا

اس آرڈیننس کی دفعات اس امر کا لحاظ کئے بغیر نافذ ہوں گی کہ دیگر تمام قوانین جو اس وقت نافذ ہیں ان میں کیا لکھا گیا ہے۔

۴۔ قتل عمد

جو کوئی بالارادہ کسی دوسرے شخص کو کسی ایسے فعل سے، جو عام طور پر وقوع موت کے لئے کافی ہو یا اس سے موت واقع ہونے کا امکان ہو، ہلاک کرتا ہے وہ قتل عمد کا ارتکاب کرتا ہے۔

تشریح نمبر ۱

مہلک ہتھیار، بھاری پتھر، سونٹے اور ہتھوڑے کا استعمال یا گلا گھونٹ کر ہلاک کرنا یا زہر کھلا کر مارنا ایسے افعال میں شامل ہے جن سے عام طور پر موت واقع ہو جاتی ہے۔

تشریح نمبر ۲

آگ لگا کر یا پانی میں دھکا دے کر ہلاک کرنا صرف اس صورت میں قتل عمد ہوگا جب کہ عام حالات ایسے ہوں کہ ان میں مقتول کے لئے موت سے بچ نکلنا ممکن نہ ہو۔

تشریح نمبر ۳

یہ طے کرنے کے لئے کہ وہ فعل جس سے موت واقع ہوئی عام حالات میں مہلک تھا، انہیں ماحول، موسم، صحت اور قاتل نیز مقتول کی جسمانی حالت کو مدنظر رکھا جائے گا۔

۵۔ قتل عمد کی سزا

(ا) جو کوئی قتل عمد کا ارتکاب کرے گا وہ

(الف) مستوجب قصاص ہوگا، اگر مقتول معصوم الدم ہو۔ یا

(ب) مستوجب تعزیر ہوگا اور اسے عمر قید نیز کوڑے مارنے کی سزا دی جائے گی جن کی تعداد انتالیس (۳۹) سے زیادہ نہ ہوگی۔ یا اسے سزائے موت دی جائے گی، اگر۔

(۱) مقتول غیر معصوم الدم ہو۔ یا

(۲) دفعہ ۱۰ میں مذکور دو صورتوں میں سے کسی ایک میں بھی ثبوت جرم مہیا نہ ہو سکے۔ یا

(۳) مجرم دفعہ ۱۲ کے تحت مستوجب قصاص نہ ہو۔۔ یا

(۴) دفعہ ۳ کے تحت قصاص نافذ نہ کیا جائے۔۔ یا

(ج) مستوجب دیت ہوگا دفعات ۱۲، ۱۴، ۱۵، اور ۱۷ کے تحت مقدمات میں۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت سزائے دیت کے ساتھ ساتھ مجرم کو تعزیراً قید محض یا قید با مشقت کی سزا بھی دے سکتی ہے، جس کی میعاد پچیس سال تک ہو سکتی ہے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دی گئی سزائے قصاص یا تعزیراً دی گئی موت کی سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں ہوگا جب تک ہائیکورٹ اس کی توثیق نہ کر دے اور جب تک سزا کی توثیق اور اس پر عمل درآمد نہ ہو، مجرم سے ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ (ایکٹ پانچ ۱۸۹۸ء) متعلقہ ضمانت پر رہائی یا تعطل سزا کی متابعت کرتے ہوئے اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

۶۔ جب کہ ارتکاب قتل مل جل کر کیا جائے

(۱) جب کہ دو یا زیادہ افراد مل جل کر کسی پہلے سے طے شدہ منصوبے یا مشترکہ ارادے کی تکمیل کے لئے کسی دوسرے شخص کی ہلاکت کا سبب بنیں تو ان میں سے ہر وہ شخص جو مقتول کو ضرب پہنچائے گا ارتکاب قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

تمثیل

(الف) الف، ب اور ج علی الترتیب کلہاڑی، سونٹے اور چھری سے مسلح ہو کر اپنے ایک منصوبے کی تکمیل کے لئے د کو ہلاک کرنے کی نیت سے اس پر حملہ کرتے ہیں اور قاتلوں میں سے ہر شخص د کو ضرب لگاتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے ایسی صورت میں ضرب کی نوعیت کا لحاظ نہ ہوگا اور حملہ آوروں میں سے ہر شخص کو قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

(۲) جب کہ دو یا زیادہ افراد باہم مل کر کسی منصوبے کے بغیر کسی دوسرے شخص کی ہلاکت کا سبب بنیں تو۔

☆ علیك بالجود من صد الجواد منشرح وباله واسع والبخيل ضيق الصدر مظلم القلب مكدر الخاطر ☆

(الف)ان میں سے ہر شخص قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جائے گا۔اگراس کی پہنچائی ہوئی ضرب انفرادی طور پروقوع ہلاکت کے لئے کافی ہواور وہ شخص جس کی ضرب انفرادی طور پر وقوع ہلاکت کے لئے کافی نہ ہو۔وہ اپنی لگائی ہوئی ضرب کے لئے مستوجب سزا ہوگا۔

(ب)ایسے تمام افراد قتل شبہ العمد کے مجرم دیئے جائیں گے اگران میں سے ہرایک کی لگائی ہوئی ضرب الگ الگ معلوم نہ ہوسکے یاان کے درمیان امتیاز نہ کیاجاسکے یاوہ انفرادی طور پروقوع موت کے لئے کافی نہ ہو۔

۷۔مختلف افراد کے لگا تار عمل سے وقوع موت

جب کہ دویازیادہ افراد کسی پہلے سے طے شدہ منصوبے کے بغیر کسی شخص کو یکے بعد دیگرے ضرب لگائیں اوراس ضرب کے نتیجے میں مضروب کی موت واقع ہوجائے تووہ شخص جس کی ضرب کے نتیجے میں مضروب کی موت واقع ہوئی قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جائے گااور باقی حملہ آوراپنی لگائی ہوئی ضربات کے لئے مستوجب سزاہوں گے

لیکن شرط یہ ہے کہ جب کہ پہلے حملہ آور کی لگائی ہوئی ضرب وقوع موت کے لئے کافی ہوتووہ قتل عمد کا مجرم قرار دیا جائے گا

تمثیل

الف،ب کے پیٹ میں چھرا گھونپ کراسے ضرب لگاتا ہے لیکن یہ ضرب فوری طور پروقوع ہلاکت کے لئے کافی نہیں اس کے بعدج آتا ہےاورب کا گلا کاٹ ڈالتا ہے یااسے گولی ماردیتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہوجاتی ہے۔ایسی صورت میں ج قتل عمد کا مجرم ٹھہرے گااورالف اپنی لگائی ہوئی ضرب کے لئے مستوجب سزاہوگا۔لیکن اگرالف کولگائی ہوئی ضرب کے بعدب کی موت قریب الوقوع نظرآنے لگے توالف قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

۸۔اکراہ تام اوراکراہ ناقص کے تحت وقوع موت کا سبب بننا

جوکوئی کسی دوسرے شخص کی موت کا سبب بنے گا۔

(الف) اکراہ تام کے تحت اسے قید بامشقت کی سزادی جائے گی جس کی مدت نہ سات سال سے کم ہوگی نہ پچیس سال سے زیادہ۔ نیز اسے کوڑے مارے جائیں گے جن کی تعداد انتالیس سے زیادہ نہیں ہوگی یا اسے سزائے موت دی جائے گی۔ اور وہ شخص جو اکراہ تام بروئے کار لائے گا اسے قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ اور

(ب) اکراہ ناقص کے تحت ، اسے قتل عمد کا مجرم قرار دیا جائے گا اور وہ شخص جو اکراہ ناقص بروئے کار لائے گا اسے قید بامشقت کی سزادی جائے گی جس کی مدت نہ سات سال سے کم ہوگی نہ پچیس سال سے زیادہ ، نیز اسے کوڑے مارے جائیں گے جن کی تعداد انتالیس سے زیادہ نہ ہوگی۔ یا اسے سزائے موت دی جائے گی۔

تشریح

(الف) اکراہ تام کے معنی ہیں کسی شخص ، اس کی زوجہ یا اس کے نسبتی محارم میں سے کسی کو موت یا اس کے جسم کے کسی عضو کو مستقل طور پر ناکارہ کردینے یا اسے اغلام یا زنا بالجبر کا نشانہ بننے کے خوف میں مبتلا کرنا۔ اور

(ب) اکراہ ناقص کے معنی ہیں دباؤ کی کوئی ایسی صورت جو اکراہ تام کے درجے تک نہ پہنچتی ہو۔

۹۔ قتل عمد کے ارتکاب میں مدد دینے کی سزا

جو کوئی قتل عمد کے ارتکاب میں مدد دیتا ہے یا اس کے لئے سازش کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں قتل عمد کا ارتکاب ہوتا ہے تو وہ تعزیر کا مستوجب ہوگا۔ اور اسے عمر قید نیز کوڑے مارنے کی سزادی جائے گی جن کی تعداد ۳۹ سے زیادہ نہ ہوگی یا اسے سزائے موت دی جائے گی۔

تشریح

اس دفعہ کے مقاصد کے لئے ''مدد،، میں ترغیب دینا تحریص دلانا اور آمادہ کرنا بھی شامل ہے۔

تمثیل

الف اور ب اپنے ایک منصوبے کی تکمیل کے لئے ج کو ہلاک کرنے کی غرض سے اس پر حملہ کرتے

ہیں۔الف ج کے ہاتھ پکڑتا ہے جب کہ ب اس کے خنجر گھونپ دیتا ہے جس سے ج کی موت واقع ہوجاتی ہے ب کوقتل عمد کا مجرم قرار دیا جائے گا اورالف قتل عمد کے ارتکاب میں مدد دینے کی پاداش میں مستوجب تعزیر ہوگا۔

۱۰۔مستوجب قصاص قتل عمد کا ثبوت

بلالحاظ اس امر کے کہ قانون شہادت ۱۸۷۲ء (ایکٹ نمبر۱۸۷۲۱)یا کسی بھی دوسرے رائج الوقت قانون میں کیا لکھا ہے۔قتل عمد مستوجب قصاص کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا۔یعنی۔

(الف)ملزم کسی عدالت کے روبروارتکاب جرم کا اقرار کرے،یا

(ب)کم ازکم دومسلمان،بالغ مردگواہ،جن کے متعلق تزکیۃ الشہود کے تقاضوں کالحاظ کرتے ہوئے عدالت کواطمینان ہوکہ وہ سچے لوگ ہیں اورکبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں،بطورعینی گواہ کے ارتکاب جرم کی گواہی دیں یاکوئی ایسی گواہی دیں جس سے مجرم کا جرم کسی معقول شبہ کے بغیر ثابت ہوجائے۔

مزید شرط یہ ہے کہ اگرملزم غیرمسلم ہوتو گواہ غیرمسلم بھی ہوسکتے ہیں۔

تشریح

اس دفعہ میں تزکیۃ الشہود سے مراد تحقیق وتفتیش کا وہ طریقہ ہے جوکوئی عدالت گواہ کے لائق اعتبار ہونے کے بارے میں اپنااطمینان کرنے کے لئے اختیار کرتی ہے۔

تمثیل

دوبالغ مردمسلمان گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے الف کواس حالت میں ب کے کمرے سے نکلتے دیکھا ہے کہ خون آلود چھرا اس کے ہاتھ میں تھا۔تازہ خون کے چھینٹے اس کے کپڑوں پرپڑے ہوئے تھے اوراس کے چہرے پرپریشانی کے آثار ہویدا تھے۔اس کے فورابعد انہوں نے دیکھا کہ ب اپنے کمرے میں مردہ پڑاہے اوراس کے سینے سے تازہ خون بہہ رہاہے اورسوائے اس دروازے کے جس

سے الف باہر نکلا تھا ب کے کمرے سے باہر، نکلنے کا کوئی اور راستہ نہ تھا۔ ان حالات میں اگر عدالت مطمئن ہو کہ یہ گواہی ارتکاب جرم کا کافی ثبوت ہے تو الف کو قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ قتل کے مقدمے میں ولی

قتل کے مقدمے میں ولی مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(الف) مقتول کے شخصی قانون کی رو سے اس کا وارث یا ورثاء، اور

(ب) اگر کوئی وارث موجود نہ ہو تو ریاست۔

۱۲۔ وہ قتل عمد جو مستوجب قصاص نہیں

مندرجہ ذیل صورتوں میں قتل عمد مستوجب قصاص نہ ہوگا، یعنی

(الف) جب کہ مجرم نابالغ یا مجنون ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ مستوجب دیت ہوگا جو اس کی عاقلہ ادا کرے گی۔

(ب) جب کہ کوئی شخص اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو قتل کرے خواہ اس کا تعلق نیچے کسی پشت سے ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ مستوجب دیت ہوگا۔

(ج) جب کہ مقتول کا کوئی وارث مجرم کی اولاد یا اولاد کی اولاد ہو خواہ اس کا تعلق نیچے کسی پشت سے ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا شخص مستوجب دیت ہوگا۔

جب کہ مقتول کا ولی معلوم نہ ہو اور عدالت مطمئن ہو کہ ولی کو پانے کی تمام معقول کوششیں ناکام ہو چکی ہیں، اور

(ہ) جب کہ مجرم خود مقتول کی تحریک پر اسے ہلاک کرے،

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم مستوجب دیت ہوگا۔

۱۳۔ وہ صورتیں جن میں قصاص نہیں لیا جائے گا

مندرجہ ذیل صورتوں میں قصاص نہیں لیا جائے گا، یعنی۔

☆اقبل الناس على ماهم عليه وسامح مايبدو منهم واعلم ان هذه هي سنة الله في الناس والحياة۔ ☆

(الف) جب کہ قصاص لئے جانے سے پیشتر مجرم کی موت واقع ہو جائے

(ب) جب کہ اولیاء میں سے کوئی دفعہ ۱۴ کے تحت قصاص سے دستبردار ہو جائے یا دفعہ ۱۵ کے تحت مصالحت کر لے۔

(ج) جب کہ قصاص لینے کا حق

(د) مقتول کے ولی کی موت کے باعث خود قاتل کی طرف منتقل ہو جائے، یا

(ر) کسی ایسے شخص کی طرف منتقل ہو جائے جو مجرم سے قصاص لئے جانے کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم مستوجب تعزیر ہوگا اور اسے عمر قید نیز کوڑے مارنے کی سزادی جائے گی جن کی تعداد چالیس سے زیادہ نہیں ہوگی یا اسے سزائے موت دی جائے گی۔

تمثیلات

(۱) الف کے دو بیٹوں ب اور ج کے سواء اس کا کوئی اور وارث نہ تھا۔ ب نے الف کو قتل کر دیا اس صورت میں ج کو حق ہے کہ ب سے قصاص کا مطالبہ کرے لیکن اگر قصاص لینے سے پہلے ج کا انتقال ہو جائے تو ب سے قصاص نہیں لیا جاسکتا۔ کیونکہ کسی اور وارث کے نہ ہونے کے باعث قصاص کا حق خود مجرم کی طرف منتقل ہو چکا ہے۔

(۲) الف اپنے بیٹے ب کے ماموں ج کو قتل کر دیتا ہے الف کی بیوی د کے سوا ج کا کوئی اور وارث نہ تھا، اس صورت میں د کو حق ہے کہ وہ الف سے قصاص کا مطالبہ کرے لیکن اگر د کا انتقال ہو جائے تو قصاص کا حق اس کے بیٹے ب کی طرف منتقل ہو جائے گا جو الف یعنی مجرم کا بھی بیٹا ہے، اس صورت میں ب اپنے والد الف سے قصاص کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مجرم سے قصاص نہیں لیا جاسکتا۔

(۳) ب اپنے شوہر الف کے بھائی ج کو قتل کر دیتی ہے۔ الف کے سوا ج کا کوئی اور وارث نہ تھا۔ اس صورت میں الف اپنی بیوی ب سے قصاص کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ لیکن ''اگر الف کا انتقال ہو جائے تو قصاص کا حق اس کے بیٹے د کی طرف منتقل ہو جائے گا اور چونکہ د ب کا بھی بیٹا ہے، اس لئے ب سے قصاص نہیں لیا جاسکتا۔

☆لا تعش فی المثالیات بل عش واقعك فأنت نرید من الناس مالا تستطیعه فكن عادلا .☆

۱۴۔عفو قصاص

(۱)ہر بالغ عاقل ولی عدالت کے روبرو ،یا نفاذ قصاص کے وقت عدالت کے افسر مجاز کے سامنے تحریراً کسی معاوضے کا مطالبہ کئے بغیر تحریراً اپنے حق قصاص سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب ریاست ولی ہو تو وہ اس حق سے دستبردار نہیں ہو سکتی۔

(۲)اگر قصاص کا حق کسی نابالغ یا مجنون ولی کو حاصل ہو تو وہ شخص جو اس نابالغ یا مجنون ولی کی جانب سے حق قصاص استعمال کر رہا ہو اس حق سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔

(۳)جب کہ مقتول کے ولی ایک سے زیادہ ہوں تو ان میں سے کوئی بھی اپنے حق قصاص سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ باقی ماندہ اولیاء دیت یا ارش میں سے اپنا حصہ پانے کے مستحق ہوں گے۔

(۴)جب کہ تمام اولیاء اپنے حق قصاص سے دستبردار ہو جائیں تو دیت یا ارش کے مطالبے کا حق بھی ساقط ہو جائے گا۔

(۵)جب کہ مقتول ایک سے زیادہ ہوں تو کسی ایک مقتول کے ولی کی اپنے حق قصاص سے دستبرداری دوسرے مقتولوں کے اولیاء کے حق قصاص کو متاثر نہیں کرے گی۔

(۶)جب کہ مجرموں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو تو کسی ایک مجرم کے خلاف حق قصاص استعمال کرنے سے دستبرداری دوسرے مجرموں کے خلاف حق قصاص کو متاثر نہیں کرے گی۔

(۷)حق قصاص سے دستبرداری کا اعلان قصاص لئے جانے سے پہلے پہلے کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے،

۱۵۔قصاص لینے کے بجائے صلح کر لینا

(۱)ہر بالغ عاقل ولی عدالت کے روبرو یا نفاذ قصاص کے وقت وجود عدالت کے افسر مجاز کے سامنے بدل صلح لے کر مجرم سے صلح کر سکتا ہے۔

(۲)جب کہ ولی نابالغ یا مجنون ہو۔اس کا والد ،یا دادا اس نابالغ یا مجنون ولی کی جانب سے صلح کر سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کہ ولی ریاست ہو یا کوئی نابالغ یا مجنون شخص ولی ہو، بدل صلح کی قیمت دیت کی قیمت سے کم نہ ہوگی۔

(٣) جب کہ بدل صلح کا تعین نہ کیا گیا ہو، مجرم دیت کا مستوجب ہوگا

(٤) جب کہ بدل صلح کوئی بے قیمت شئے یا کوئی ایسی ملک یا حق ہو جس کا تعین شریعت کے مطابق نقدی کی صورت میں نہ کیا جاسکتا ہو تو سمجھا جائے گا کہ قصاص سے دستبرداری معاوضے کے بغیر اختیار کرلی گئی ہے ایسی صورت میں مجرم مستوجب تعزیر ہوگا۔ اور اسے عمر قید نیز کوڑے مارنے کی سزا دی جائے گی جن کی تعداد چالیس سے زیادہ نہ ہوگی۔

(٥) بدل صلح کی ادائیگی مطالبہ کرنے پر بھی ہوسکتی ہے اور کسی ملتوی شدہ تاریخ پر بھی جیسا کہ مجرم اور ولی کے درمیان بات طے ہوئی ہو۔

تشریحات

(الف) اس دفعہ میں ''بدل صلح''سے مراد ہے وہ معارضہ جس پر دونوں فریقوں کا اتفاق ہوا ہو اور جو نقدی، جنس، منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا کسی حق کی صورت میں مجرم کی جانب سے ولی کو ادا کیا جائے۔

(ب) جب کہ ولی یا مجرم مسلمان ہو تمام الکحلی مشروبات اور شراب بے قیمت اشیاء سمجھی جائیں گی لیکن اگر ولی اور مجرم دونوں غیر مسلم ہوں تو ان اشیاء کی قیمت کا تعین نقدی کی صورت میں کیا جائے گا۔

١٦۔ قصاص سے دستبرداری یا مصالحت کے بعد تعزیر

عدالت دفعہ ١٤ یا ١٥ کے مندرجات کا لحاظ کئے بغیر اپنی صوابدید کے مطابق، کسی ایسے مجرم کو، جس کے خلاف قصاص لینے کے حق سے دستبرداری اختیار کرلی گئی ہو یا اس سے صلح ہوچکی ہو، تعزیر کا حکم سنا سکتی ہے اور اسے قید محض یا قید بامشقت جس کی میعاد پچیس سال تک ہوسکتی ہے اور کوڑے مارنے کی سزا دے سکتی ہے جن کی تعداد چالیس سے زیادہ نہیں ہوگی۔

(جاری ہے)

☆حافظ علی اذکار المناسبات فانها حفظ لك وصيلة توفيها من السداد والارشاد ما يصلح به يومك.☆